Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۸۰ | سوموار ۲۸- جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ ' ۱۳- فتح ۱۳۷۲ ہش ' ۱۳- دسمبر ۱۹۹۳ء

محترم شیخ محمد حنیف صاحب کو امامت سے گہرا عشق تھا

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن میں شیخ حنیف صاحب کا جنازہ پڑھایا

لندن=۱۰ دسمبر= سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ کے آخر میں یہ افسوسناک اطلاع دی کہ محترم شیخ محمد حنیف صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ حال ماڈل ٹاؤن لاہور آج صبح انتقال فرما گئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ موصوف ۲۸ سال تک جماعت کوئٹہ کے امیر رہے۔ آپ کو لمبے عرصے سے گردے کی خرابی کی تکلیف تھی جو جان لیوا ثابت ہوئی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میرا ان سے لمبا پرانا تعلق تھا۔ امامت سے ان کا اتنا گہرا اخلاص اور عشق تھا کہ اسی سے ان پر اختلاف بھی ہو گیا۔ آپ لمبا عرصہ صد سالہ جوبلی اور قضا بورڈ کے ممبر رہے۔ کوئٹہ میں آپ کی امارت کے دوران کئی فتنے اٹھے۔ آپ نے ڈٹ کر ان کا مقابلہ کیا۔ غیروں کی طرف سے بھی بار بار سخت ابتلاء آئے آپ خود بھی ثابت قدم رہے اور جماعت کو بھی ثابت قدم رکھا۔

حضور نے فرمایا کہ امامت سے ان کو اتنا گہرا عشق تھا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے زمانے میں ایک بار ایک معاملے میں جو میں نے ان کو لکھا تھا یہ مجھ پر ہی برس پڑے کہ میں نے گویا امامت کا ادب نہیں کیا۔ پھر جب میں نے وضاحت کی یہ وہ بات نہیں جو آپ سمجھتے ہیں تو پھر انہوں نے معذرت بھی کی۔

حضور نے فرمایا ان کی اس عادت کی وجہ سے جماعت میں اختلاف بھی ہوا۔ اور مجھ سے بھی اختلاف ہوا۔ جماعت احمدیہ کی اکثریت امامت کی عاشق ہے۔ ان کو بعض لوگوں کے بارے میں ظن تھا کہ یہ امامت سے حقیقی محبت نہیں رکھتے۔ ان کو بتایا گیا کہ یہ بات نہیں ہے۔ ان لوگوں کے طرز عمل کے بعض اور محرکات ہوں گے لیکن امامت سے دوری اس کا محرک نہیں ہے۔ اسی اختلاف کی وجہ سے جماعت کوئٹہ کی لمبی خدمت سے الگ ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آپ ماہر ہومیو پیتھ تھے۔ مجھ سے ہی ہومیو پیتھی سیکھی۔ فوج میں آپ کے مریض بھی اور آپ کے مرید بھی کثرت سے تھے سپاہیوں سے لے کر جرنیل تک ان کے مداح اور

باقی صفحہ ۷ پر

سب سے اعلیٰ ذکر نماز ہے اسی سے حقیقی سکینت ملتی ہے

یہ ہو نہیں سکتا کہ سچا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جواب نہ دے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۱۰- دسمبر ۱۹۹۳ء بمقام بیت الفضل لندن

کا خلاصہ جو حسب معمول دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۱۰- دسمبر: سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ سب سے اعلیٰ ذکر نماز ہے۔ اسی سے انسان کو حقیقی سکینت ملتی ہے۔ اس میں حمد بھی ہے۔ استغفار بھی اور دعا بھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حقیقی لذت صوفیاء کی کافیاں سننے میں نہیں آتی بلکہ حقیقی لذت کا منبع "کلام الٰہی" ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جو اللہ سے سچا عشق رکھنے والا اور اللہ کا سچا ذکر کرنے والا ہے' یہ ہو نہیں سکتا خدا تعالیٰ اس کا ذکر نہ کرے۔ اور اس کو جواب نہ دے۔ جب ایسا ہو گا تب اسے یقین آئے گا کہ واقعی اس کا ذکر سچا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشادات آج اس خطبہ میں فرمائے جو حسب معمول چار مواصلاتی سیاروں کے باہمی رابطے سے دنیا بھر میں براہ راست LIVE ٹیلی کاسٹ کیا گیا حضور کے خطبہ کا حسب معمول تین زبانوں انگلش' عربی اور فرنچ میں رواں ترجمہ بھی ساتھ ساتھ نشر کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں فرمایا کچھ دیر پہلے تک یہی خیال تھا کہ آج کے خطبہ میں کسی اجتماع کا ذکر نہیں ہو گا مگر تھوڑی دیر پہلے اطلاع ملی کہ مجلس انصار اللہ چٹاگانگ بنگلہ دیش کا سالانہ اجتماع ہے۔ زعیم اعلیٰ نے درخواست کی ہے کہ ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ذکر الٰہی کے موضوع پر خطبات کے تسلسل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اقتباسات پیش فرمائے۔ ان میں حضرت بانی سلسلہ نے ارشاد فرمایا کہ بلھے شاہ کی کافیوں سے لذت حاصل کرنے کا تعلق لذت نفس سے ہے۔ لذت روح سے نہیں ہے۔ یہ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ ایک بدکار عورت کے گانے سے بدمعاشوں کو زیادہ لطف آتا ہے اور روحانی افراد کو نہیں آتا۔ کیا یہ بدقماش لوگ زیادہ روحانی مرتبہ رکھتے ہیں؟ ایسی کافیوں سے لذت اٹھانے والے نفس مطمئنہ کے مقام پر نہیں ہوتے۔ اصل لذت تو کلام الٰہی سے آنی چاہئے۔ نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے' استغفار ہے دعا ہے۔ کلام الٰہی نے یہ جو فرمایا ہے کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کو سکینت ملتی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایمان والوں کی سکینت کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ کو جب بھی کوئی تکلیف یا پریشانی ہوتی تھی آپ فوراً نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہے اسی میں دعائیں کرو۔ یہ نماز ہی یاد الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نماز کو میری یاد کے لئے قائم کرو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم ﷺ کی حدیث کا ذکر فرمایا جس میں ارشاد ہوا ہے کہ سب سے افضل ذکر (نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے) ہے۔ اور سب سے افضل دعا (سب تعریفیں اللہ کے لئے) ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ (نہیں معبود سوائے اللہ کے) تو اس سے مراد یہ ہے کہ ہم ہر دوسری چیز کی نفی کرتے ہیں۔ اپنے وجود کو زمین پر پھینک کر عاجزی اور زاری کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ گویا عجز کا آخری نشان ہے۔ بھیک مانگنے والے بھی جب انتہا درجے کی لاچاری اور بے کسی کا اظہار کرتے ہیں تو سنگدل سے سنگدل شخص کو بھی رحم آ جاتا ہے۔ اور وہ بھی کچھ نہ کچھ دے دیتا ہے۔ یہاں بھی یہی مفہوم ہے کہ بندہ اپنے اللہ سے یہ کہتا ہے کہ میں کسی ایسے وجود سے کوئی محبت نہیں رکھتا جس سے براہ راست یعنی اللہ کو چھوڑ کر' محبت ہو۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انسانی تعلقات میں محبت کی نفی تو نہیں ہے مگر ہر ایسی محبت اللہ کی محبت کے تابع ہونی چاہئے۔ جب ہم یہ اقرار کرتے ہیں کہ اے اللہ! تیرے وجود کے علاوہ ہمیں اور کسی سے محبت نہیں تو باقی سارے قابل محبت

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۳ / فتح ۷۲ ۱۳ھش ۱۳ / دسمبر ۱۹۹۳ء

داعیان الی اللہ مددگار مانگیں

اللہ تعالیٰ ہمارا خالق و مالک ہے۔ وہ ہمیں اتنا جانتا ہے جتنا ہم خود نہیں جانتے۔ وہ ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اور ہمیں سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ وہ ہر بات ہماری بہتری کے لئے کرتا ہے۔ اور اگر ہم اس کی سنیں اور اسی کی مانیں تو ہماری زندگی بلاشک و شبہ کامیاب زندگی ہو۔ ہمیں ناکامی کا کبھی منہ نہ دیکھنا نصیب ہو۔ ہماری اپنی خامیاں اپنی جگہ۔ ان کے نتائج تو ہمارا اپنا حصہ رہیں گے ہی لیکن جو رہنمائی ہمیں ملے گی وہ کامل و مکمل ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کی بات سننے اور اس کی بات ماننے کی طرف دعوت دینے والے ہی داعیان الی اللہ ہیں اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم سب کامیاب زندگی گذاریں تو ہم سب کا فرض ہے کہ ایک دوسرے کو "اللہ کی طرف" دعوت دیں۔ اللہ کی طرف بلائیں اور سب کو اس بات پر آمادہ کریں۔ مائل کریں کہ ہم سب اللہ کی بات سنیں اور اس کی بات مانیں۔ ہم میں سے بہت سے ایسا کرتے بھی ہیں لیکن دنیا بڑی وسیع ہے۔ انفرادی کوشش اس کام کو پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتی۔ یہ کام سب کو کرنا ہے۔ داعیان الی اللہ کو اپنے ساتھ کام کرنے والوں کی تعداد کو بڑھانا ہے۔ اگر ہم یہ نہیں چاہتے کہ کوئی روح بھی ضائع ہو تو ہمیں وقت کے ضیاع کے بغیر یہ کام کرنا ہوگا۔ یہ نہیں کہ لوگ آج اللہ کی طرف آئے تو کیا اور کل آئے تو کیا۔ کل کیوں آئیں۔ آج ہی کیوں نہ آئیں۔ کل تک آنے کے لئے کون جانے کتنی روحیں ضائع ہو جائیں۔

پس ہر وہ شخص جو دعوت الی اللہ کا کام کرتا ہے اسے چاہئے کہ وہ دوسروں کو اپنے ساتھ ملائے اور اس طرح سب مل کر کام کریں۔ ہم سب کو اپنے مددگار مانگنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ اس کام میں اس طرح بھی ہماری مدد کرے کہ ہمیں مددگار مل جائیں ہمارا کام آسان بھی ہو جائے اور اس میں تیزی بھی پیدا ہو۔

آیئے ہم سب مل جل کر دعوت الی اللہ کریں۔ لوگوں کو خدا کے آستانہ پر لائیں۔

خدا سے بڑھ کے ہمیں کون جان سکتا ہے
خدا سے بڑھ کے ہمیں کس سے رہنمائی ملے
اسی کے در کی فقیری ہو انتہا اپنی
نہ لیں اگرچہ کسی سے ہمیں خدائی ملے

ابوالاقبال

تقدیر تو برحق ہے لیکن
تقدیر کا یہ مطلب ہے کیا؟

ہم کچھ بھی کریں یا کچھ نہ کریں
جو ہونا ہے ہو جائے گا

فطرت کو گوارا ہو کیسے
ہم اس کے شریک کار نہ ہوں

ہر کام میں ہو وہ کمر بستہ
ہم ہیں کہ کبھی تیار نہ ہوں

تقدیر تو ہے اک اندازہ
تقدیر تو اک میزان بھی ہے

ہم کام کریں اور خوب کریں
اللہ کا یہ احسان بھی ہے

جو کام کرے پھل پائے گا
بیکار کا دامن خالی ہے

اٹھ پانی دے، سپرے بھی کر
تو اپنے باغ کا مالی ہے

یہ بات غلط ہے سر تا پا
تقدیر ہی سب کچھ کرتی ہے

ہم دانہ دانہ بوتے ہیں
تقدیر ہماری دھرتی ہے

تدبیر بھی ہو تقدیر بھی ہو
یہ ساتھ ہے چولی دامن کا
یہ پھول یہ پھل یہ ہریالی
یہ مان ہے اپنے گلشن کا

آنکھوں کی ٹھنڈک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی ایمان کو حقیقی ایمان قرار دیا ہے جس کی بصیرت پر بنیاد ہو۔ اور جسے کھلی آنکھوں اور کھلے کانوں کے ساتھ اختیار کیا گیا ہو اگر کوئی شخص بغیر تحقیق کے کسی بات کو مان لیتا ہے اور حقیقی شعور اسے حاصل نہیں ہوتا۔ تو قرآنی اصطلاح میں وہ ایمان کا دعویٰ کرنے کے باوجود بھی اندھا اور بہرا ہوتا ہے۔ کیونکہ نہ تو اسے دین پر ثبات حاصل ہوتا ہے۔ اور نہ خدا تعالیٰ کے قرب کی برکات سے اسے کوئی حصہ ملتا ہے۔

اسی طرح (وہ اس پر اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گر پڑتے) کے ایک یہ بھی معنے ہیں کہ جب انہیں خدا تعالیٰ کی آیات یاد دلائی جائیں تو وہ اس کلام کے ذریعے اس طرح ٹھوکریں نہیں کھاتے جس طرح منافق اور کافر ٹھوکریں کھاتے ہیں منافقوں کی تو یہ کیفیت ہوتی ہے کہ جب غزوہ احزاب کے موقعہ پر عرب کے تمام قبائل مدینہ پر لشکر لے کر آگئے۔ تو انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ خدا اور اس کے رسول نے ہم سے کامیابی کا ایک جھوٹا وعدہ کیا تھا۔ لیکن جب مومنوں نے حملہ آور لشکروں کو دیکھا تو وہ اپنے ایمان اور یقین میں اور بھی بڑھ گئے۔ اور انہوں نے کہا کہ یہ تو وہ لشکر ہیں جن کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ کہا تھا گویا خدا تعالیٰ کی ایک عظیم الشان پیش گوئی کے پورا ہونے پر منافق تو ٹھوکر کھا گئے اور مومن اپنے ایمان اور اطاعت میں اور بھی بڑھ گئے۔ اسی طرح جب بھی کوئی نشان خدا تعالیٰ اپنے دین کی تائید کے لئے ظاہر کرتا ہے تو منافق جو اپنے دلوں میں بغض و حسد کی آگ لئے ہوئے ہوتے ہیں وہ تو ان نشانات سے فائدہ اٹھانے کی بجائے ہنسی اور تمسخر میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اور ان نشانات کی قدر و قیمت کو کم کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔ لیکن مومنوں کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ خدائی نشانات کے ظہور پر اپنے دل کے کانوں کو اس طرح کھول دیتے ہیں کہ الٰہی نور ان میں پہلے سے بھی زیادہ زور سے داخل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور اپنی روحانی بینائی میں ایسی تیزی پیدا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی معرفت اس کی محبت کے میدان میں وہ پہلے سے بھی آگے نکل جاتے ہیں منافقوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک اور مقام پر وضاحتاً فرمایا ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور اس نے ان کے کانوں کو بہرا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے یعنی باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات بارش کی طرح برس رہے ہیں اور قرآن کریم کے ذریعہ دنیا کو زندہ کیا جا رہا ہے۔ بدی کی جگہ نیکی نے اور فسق و فجور کی جگہ تقویٰ اور طہارت نے اور ظلم و ستم کی جگہ عدالت اور انصاف نے اور بے مروتی کی جگہ وفا اور اخلاص نے لے لی ہے۔ پھر بھی یہ منافق اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کی روحانی آنکھیں بند ہیں اور ان کے روحانی کان بھی بند ہیں اگر ان کے کان کھلے ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی آیات پر تدبر کر کے یہ لوگ ہدایت پا سکتے تھے۔ اور اگر ان کی آنکھیں کھلی ہوتیں تو یہ محمد رسول اللہ ﷺ کے معجزات اور نشانات دیکھ کر اپنی شرارتوں سے توبہ کر سکتے تھے۔ مگر ان لوگوں نے ہدایت کے ان دونوں راستوں کو بند کر رکھا ہے اس لئے مسلمانوں میں شامل ہونے کے باوجود ان لوگوں پر خدا تعالیٰ کی لعنت برس رہی ہے۔ بڑے سے بڑا نشان بھی ان کے سامنے ظاہر ہو تو وہ اس طرح پیٹھ پھیر کر چلے جاتے ہیں کہ گویا کوئی بات ہی نہیں ہوئی۔ اور اپنی منافقت میں اور بھی بڑھ جاتے ہیں مگر مومنوں کی یہ کیفیت نہیں ہوتی۔ ان کی آنکھیں خدا تعالیٰ کے حضور اس کے نشانات دیکھ کر جھک جاتی ہیں اور ان کے کان خدا تعالیٰ کی باتیں سننے کے لئے ہمہ تن تیار رہتے ہیں اسلام کی طرف سے جب بھی کوئی آواز اٹھتی ہے وہ اسے بہرے کانوں کے ساتھ نہیں سنتے بلکہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے سے ہی بے تابی سے خدائی ہدایت کے منتظر تھے۔ اور جب ان کی آنکھیں کسی نشان کو دیکھتی ہیں تو وہ اس سے منہ نہیں پھیرتے بلکہ اس نشان کو اپنے دل میں جگہ دیتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے انہیں اپنے نشانات کے ذریعے اپنی ہستی کا ثبوت دیا۔ غرض سچا مومن خدا تعالیٰ کی آیات کے ظہور پر اور بھی خدا تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے۔ مگر کافر اور منافق اپنے کفر اور نفاق میں ترقی کر جاتا اور اس کا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

اسی طرح اقامت (عبادت پنج وقتہ) بھی اپنے صحیح معنوں میں (امامت) کے بغیر نہیں ہو سکتی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ (عبادت پنج وقتہ) کا بہترین حصہ جمعہ ہے جس میں خطبہ پڑھا جاتا ہے۔ اور قومی ضرورتوں کو لوگوں کے سامنے رکھا جاتا ہے۔ اب اگر (امامت) کا نظام نہ ہو تو قومی ضروریات کا پتہ کس طرح لگ سکتا ہے مثلاً پاکستان کی جماعتوں کو کیا علم ہو سکتا ہے کہ چین اور جاپان اور دیگر ممالک میں اشاعت (دین حق) کے سلسلے میں کیا ہو رہا ہے اور (دین حق) ان سے کن قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اگر ایک مرکز ہو گا۔ اور ایک امام ہو گا۔ جو تمام (۔) کے نزدیک واجب الاطاعت ہو گا تو اسے تمام اکناف عالم سے رپورٹیں پہنچتی رہیں گی کہ یہاں یہ ہو رہا ہے اور وہاں وہ ہو رہا ہے اور اس طرح وہ لوگوں کو بتا سکے گا کہ آج فلاں قسم کی قربانیوں کی ضرورت ہے اور آج فلاں قسم کی خدمات کے لئے آپ کو پیش کرنے کی حاجت ہے۔ اس لئے حنفیوں کا یہ فتویٰ ہے کہ جب تک مسلمانوں میں کوئی سلطان نہ ہو جمعہ پڑھنا جائز نہیں اور اس کی تہہ میں یہی حکمت ہے جو میں نے بیان کی ہے۔ اسی طرح عیدین کی نمازیں ہیں۔ رسول کریم ﷺ کی سنت سے یہ امر ثابت ہے کہ آپ ہمیشہ قومی ضرورتوں کے مطابق خطبات پڑھا کرتے تھے۔ مگر جب (امامت) کا نظام نہ رہے تو انفرادی رنگ میں کسی کو قومی ضرورتوں کا کیا علم ہو سکتا ہے اور وہ ان کو کس طرح اپنے خطبات میں بیان کر سکتا ہے۔ بلکہ بالکل ممکن ہے کہ حالات سے ناواقفیت کی وجہ سے وہ خود بھی دھوکا میں مبتلا رہے اور دوسروں کو بھی دھوکہ میں مبتلا رکھے۔

میں نے ایک دفعہ کہیں پڑھا کہ آج سے ستر۔ اسی۔ سال پہلے ایک شخص بیکانیر کے علاقے کی طرف سیر کرنے کے لئے نکل گیا۔ جمعہ کا دن تھا۔ وہ ایک مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے گیا۔ تو اس نے دیکھا کہ امام نے پہلے فارسی زبان میں مروجہ خطبات میں سے کوئی ایک خطبہ پڑھا۔ اور پھر ان لوگوں سے جو مسجد میں موجود تھے کہا کہ آؤ اب ہاتھ اٹھا کر دعا کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ امیر المومنین جہانگیر بادشاہ کو سلامت رکھے۔ اب اس بیچارے کو اتنا بھی معلوم نہ تھا کہ جہانگیر بادشاہ کو فوت ہوئے سینکڑوں سال گزر چکے ہیں۔ اور اب جہانگیر نہیں بلکہ انگریز حکمران ہیں۔ غرض جمعہ (عبادت پنج وقتہ) کا بہترین حصہ ہے اسی صورت میں احسن طریق پر ادا ہو سکتا ہے جب (امامت) کا نظام موجود ہو۔ چنانچہ دیکھ لو ہمارے اندر چونکہ ایک نظام ہے اس لئے میرے خطبات ہمیشہ اہم وقتی ضروریات کے متعلق ہوتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ کئی غیر از جماعت بھی ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے در حقیقت لیڈر کا کام لوگوں کی رہنمائی کرنا ہوتا ہے مگر یہ رہنمائی وہی شخص کر سکتا ہے جس کے پاس دنیا کے اکثر حصوں سے خبریں آتی ہوں اور وہ سمجھتا ہو کہ حالات کیا صورت اختیار کر رہے ہیں صرف اخبارات سے اس قسم کے حالات کا علم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اخبارات میں بہت کچھ جھوٹی خبریں درج ہوتی ہیں اس کے علاوہ ان میں واقعات کو پورے طور پر بیان کرنے کا التزام نہیں ہوتا۔ لیکن ہمارے مربی چونکہ دنیا کے اکثر حصوں میں موجود ہیں اور پھر جماعت کے افراد بھی دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں اس لئے ان کے ذریعے مجھے ہمیشہ سچی خبریں ملتی رہتی ہیں۔ اور میں ان سے فائدہ اٹھا کر جماعت کی صحیح رہنمائی کرتا رہتا ہوں۔ پس در حقیقت اقامت (عبادت پنج وقتہ) بھی بغیر (امام) کے نہیں ہو سکتی۔

(یا ان کی عورتیں) سے پتہ لگتا ہے کہ بعض عورتوں سے بھی پردہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ہر ملک میں یہ رواج ہے اور ہمارے ملک میں بھی تھا گو اب کم ہو گیا ہے کہ بد چلن لوگوں نے آوارہ عورتیں رکھی ہوئی ہوتی ہیں جو گھروں میں جا کر آہستہ آہستہ عورتوں کو ورغلاتی اور انہیں نکال کر لے جاتی ہیں۔ اس قسم کی عورتوں کو روکنے کے لئے شریعت نے یہ حکم دیا ہے کہ ہر عورت کو گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دینی چاہیے کہ بلکہ وہی عورتیں آئیں جن کے متعلق اس قسم کا کوئی خطرہ نہ ہو۔ اور ان کے حالات سے پوری واقفیت ہو۔ اگر کوئی شخص تاریخ کا مطالعہ کرے تو اسے معلوم ہو گا کہ سپین اور ہندوستان میں عورتوں کی وجہ سے ہی تباہی آئی ہے۔ سپین کے عیسائیوں نے جب مسلمانوں میں اپنی عورتیں پھیلائیں اور ان سے طرح طرح کے گندے کام لئے اور انہیں اپنے مذہب کے پھیلانے کا ایک ذریعہ بنایا اور بہت سی مسلمان عورتوں کے خیالات کو بدل دیا۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کی نسلوں میں عیسائیت کے خلاف کوئی جوش نہ رہا اور وہ ان سے اس قدر مل جل گئے کہ عیسائیوں کو ان پر اقتدار حاصل ہو گیا۔ دوسری طرف عیسائیوں نے اپنی عورتوں کے ذریعہ مسلمانوں میں عیاشی اور آرام طلبی کی عادت ڈال دی جس سے ان میں نہ غیرت اسلامی رہی اور نہ لڑنے کی طاقت رہی۔ آخر یہاں تک نوبت پہنچی کہ

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی - سویڈن

قدم قدم تیری یادیں

وفات یافتہ شاعر دوستوں کے تذکرہ میں سے ہم نے اپنے دوست ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب کا ذکر علیحدہ کر دیا تھا کیونکہ نصیر صاحب کی ہمہ جہت شخصیت کے ساتھ محض شاعر کہہ دینے سے انصاف نہ ہو پاتا' اسی طرح اپنے استادوں میں انہیں شامل کرنا چاہا مگر پھر خیال آیا کہ سائنس تو ہم نے پڑھی ہی نہیں ہاں ہم نے ان سے پڑھا کچھ نہیں سیکھا بہت کچھ ہے۔

نصیر صاحب نہایت وجیہہ اور حد سے زیادہ جامہ زیب انسان تھے ہر لباس ہی ان کے وجود پر پھبتا تھا۔ سرخ و سفید چہرہ' چمکتی دمکتی پیشانی' بالائے سرش نہ ہوش مندی' می تافت ستارہ بلندی! استادوں میں استاد تھے 'لڑکوں میں لڑکے 'شاعروں میں شاعر اور حسینوں میں حسین! نصیر احمد خان صاحب کالج یونین کے انچارج تھے' کڑے منتظم تھے' یونین کے جلسوں میں کسی کی مجال نہ تھی کہ کہ اونچی نیچی بات کہہ جائے۔ ہم لوگ تقریروں کا شوق رکھتے تھے۔ پابندی یہ تھی کہ پہلے لکھو پھر یاد کر کے سناؤ! سٹیج پر آنے سے پہلے ری ہرسل کرو۔ اتنے پاپڑ بیلنے کے بعد سٹیج پر آنے کا موقع ملتا تھا۔ مگر نصیر صاحب کی شخصیت اتنی جاذب تھی کہ لوگ ساری کڑوی گولیاں نگل لیتے تھے۔ نصیر صاحب کی شخصیت کے آگے بڑے بڑوں کے چراغ گل ہو جاتے تھے!

ہمارے ساتھ ان کا تعلق محض یونین کا نہیں رہا۔ شاعر تھے اس لئے ہم پر مہربان تھے۔ کبھی کوئی تازہ غزل کہتے تو بلا بھیجتے۔ حاضر ہوتے تو جس استاد کی زمین میں غزل کہی ہوتی پہلے اس پر طبع آزمائی کرتے پھر نہایت لطف لے لے کر کلام سناتے۔ ہم منہ لگے تھے اس لئے کبھی کبھی چٹکی بھرتے تو تلملا اٹھتے۔ مگر نصیر صاحب آخر نصیر صاحب تھے جواب میں ایسی دور کی کوڑی لاتے کہ لینے کے دینے پڑ جاتے! مگر یہ بے تکلفی ہم دونو کا ذاتی معاملہ تھی۔ گھر سے باہر ہم نے کبھی ان کے بارہ میں کوئی بات کہی نہ نصیر صاحب نے ہم پر کوئی فقرہ کہا! یہ وضع داری آخر تک نبھائی۔

فزکس کے مانے ہوئے عالم تھے اور پاکستان میں نیوکلئر فزکس کے گنے چنے ماہروں میں شمار ہوتے تھے مگر ناقدری کا یہ عالم تھا کہ تعلیم الاسلام کالج میں ان کے اوپر فزکس ہی کے ایک معمولی استاد کو بطور پرنسپل لگا دیا گیا جسے سائنس سے اتنا ہی واسطہ تھا جتنا کسی ان پڑھ کو ہو سکتا ہے۔ نصیر صاحب اپنے پوسٹ گریجوایٹ ڈیپارٹمنٹ میں مگن رہے مگر اس بات پر ہمیشہ ہی نالاں رہے کہ محکمہ ان کی ایک نہیں سنتا! پوسٹ گریجوایٹ شعبہ چلانا کارے دارد ہے ہر کسی کے بس کا روگ نہیں! نصیر صاحب نے اپنی ساری توانائیاں اس شعبہ پر صرف کر دیں!

ہم نے شعبہ فزکس کا عروج بھی دیکھا اور زوال بھی نیو کیمپس کو زبان خلق نے ہمیشہ یونیورسٹی ہی کہا۔ اس یونیورسٹی کے وسیع و عریض کیمپس میں نصیر صاحب نے اپنا علم کا چراغ روشن کر رکھا تھا۔ صاف ستھری لیبارٹریاں' لیکچر تھیٹر' لائبریری' کوئی دیکھنے کے لئے آنکلتا تو نصیر صاحب ایک ایک کمرہ ایک ایک لیبارٹری اتنے پیار اور اتنے لگاؤ سے دکھاتے کہ دیکھنے والا ان کی محبت کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکتا!

نصیر صاحب کے انتقال پر کالج کے نیو کیمپس میں میں نے ایک تقریب تعزیت برپا کی۔ باہر سے بہت سے دوست آئے۔ پروفیسر غلام جیلانی اصغر پر تو اتنی رقت طاری ہوئی کہ ان کی ساری طلاقت لسانی دھری کی دھری رہ گئی کہنے لگے "میں جذبات سے مغلوب ہو کر کبھی خاموش نہیں ہوا مگر میں چپ ہوں اور نصیر صاحب کے کیمپس کے سناٹے میں ہر طرف نصیر صاحب کی یاد گونج رہی ہے" میر انیس کے شعر کی بلاغت اس روز سمجھ میں آئی۔

یہ بے سبب نہیں سونے گھروں کے سناٹے
مکان یاد کیا کرتے ہیں مکینوں کو!

نصیر صاحب کی خواہش تھی کہ وہ اپنا کلام یکجا کر کے چھاپ دیں۔ چنانچہ وہ "رود چناب" کے نام سے چھپ چکا ہے۔ ڈاکٹر وزیر آغا نے دیباچہ لکھا ہے۔ اس کے مرتب کرنے میں کچھ ہماری بھی کوشش شامل ہے۔ مگر صاحب! نصیر صاحب اپنے ہر شعر سے اتنا پیار کرتے تھے کہ کسی شعر کو برا کہنا ممکن ہی نہیں تھا مگر ہم نے کئی شعروں پر چھری پھیر دی آفرین ہے کہ نصیر صاحب نے ہماری بات مان لی اور وہ شعر ترک کر دیئے۔ مگر ہر شعر میں سقم نکالنے کے بعد پورے سائنسی طریق سے انہیں قائل کرنا پڑتا تھا کہ اس شعر میں واقعی سقم ہے۔

نصیر صاحب کی نفاست ضرب المثل تھی۔ ان کے اٹھنے بیٹھنے' چلنے پھرنے' گفتگو کرنے' کھانے پینے میں ایک خاص سلیقہ تھا کسی اور میں اتنی خوش سلیقگی کم ہی دیکھنے میں آئی۔ آداب مجلس کا پاس اور لحاظ بھی ان پر ختم تھا مگر ان کی مجلس میں یبوست کا گذر نہیں ہو پاتا تھا۔ لطیف مزاح کی پھلجھڑیاں چھوڑتے رہتے تھے۔ ہم نے کسی اور جگہ یہ بات لکھی ہے کہ "جس مجلس میں بھائی مسعود احمد خاں دہلوی' سیٹھ محمد اعظم حیدر آبادی اور نصیر صاحب اکٹھے ہو جاتے وہاں وہ پھلجھڑیاں چھوٹتیں کہ چراغاں ہو جاتا"!

نصیر صاحب پی ایچ ڈی کر کے انگلستان سے لوٹے تو ایک نیلی فوکس ویگن کار بھی خرید لائے۔ کالج کے سٹاف میں پہلی بار نئی کار نصیر صاحب کو ہی اللہ تعالیٰ نے عطا کی۔ مگر رفتہ رفتہ وہ کار پرانی ہوتی گئی۔ ربوہ کی مٹی اور اس کی شوریدگی کے آگے بھلا کون ٹھہر سکتا ہے؟ کار پرانی ہوئی تو واقف زندگی پروفیسر کے وسائل اس کے علاج معالجہ کے کہاں متحمل ہو سکتے تھے۔ اس کی برق رفتاری رفتہ رفتہ آہستہ خرامی میں بدلتی گئی۔ ایک بار ہم کالج کی طرف جا رہے تھے کہ پیچھے سے نصیر صاحب آئے۔ گاڑی روکی کہنے لگے "آؤ بیٹھ جاؤ" ہم نے عرض کیا "شکریہ آپ چلیں۔ مجھے ذرا جلدی جانا ہے" تلملا کر رہ گئے۔ مدتوں بعد ہماری گاڑی ان کے گھر کے آس پاس خراب ہو گئی۔ ہم نے جا ان کا دروازہ کھٹکھٹایا پہلے تو پہلے تو چائے پانی سے تواضع کی پھر فرمانے لگے: اگر آپ کو جلدی نہ جانا ہو تو میں اپنی گاڑی پر چھوڑ آؤں"

ایک بار کسی محفل میں آپ نے ایک غزل سنائی۔ زمین تھی۔

"بے خودی تھی میں نہ تھا"
سرخوشی تھی میں نہ تھا

وغیرہ۔ "میں نہ تھا" کی ردیف نبھانا بہت مشکل کام تھا نصیر صاحب آخر تک نبھا گئے۔ مگر مقطع میں آپڑی وہ سخن گسترانہ بات! مقطع تھا:

رک گئی تھی لب پہ جو آ کر نصیر
اک صدائے بے کسی تھی میں نہ تھا

ہم نے پکڑ لیا کہ ردیف حشو ہو گئی ہے۔ الجھ پڑے کہ ثابت کرو۔ ہم نے کہا: پہلے مصرعہ میں لب پر آ کر رکنے کا قرینہ ہے۔ صدائے بے کسی یا آہ و فریاد لب پہ آ کر رک سکتی ہے آپ خود کیسے لب پر آ کر رک سکتے ہیں؟ بہت جز بز ہوئے مگر قائل نہیں ہوئے۔ المنار میں چھاپنے کے لئے دی تو ہم نے مقطع کاٹ دیا۔ بہت دنوں ناراض رہے پھر ایک روز کہنے لگے: یار اب سمجھ آ گئی ہے۔ اس لئے ناراضگی کو گولی مارو۔ یہ نئی غزل سنو! کیا لوگ تھے۔ کہاں گیا وہ زمانہ کہاں گئے وہ لوگ!

اپنے بچوں سے بے پناہ پیار کرتے تھے۔ ان کی بیٹی عاشی' (عزیزہ عائشہ نصیر) چھوٹی سی تھی۔ بھاگتی ہوئی آتی اور ان کے کندھوں پر سوار ہو جاتی۔ لباس کے معاملہ میں نفاست کا یہ پتلا دم نہ مارتا! اسے اتارتے۔ پیار کرتے اور عاشی اتنے سے ہی خوش ہو کر پھر کھیل کود میں مگن ہو جاتی۔ عزیزی ظہیر احمد خان اور عزیزی منیر احمد خان ان کے دونو بیٹے ہمارے شاگرد ہوئے۔ ایک انجینئر بنے دوسرے ڈاکٹر۔ ظہیر احمد خان لاہور میں تھے۔ ایک روز میں نصیر صاحب سے ملنے گیا تو غصہ میں تھے کہنے لگے: ظہیر کی حرکت دیکھو "مہینے بھر کے بعد خط لکھا اور اس میں اپنی خیریت کے بارہ میں ایک لفظ بھی نہیں لکھا" پھر اس خط کا جواب دکھایا جو یوں شروع ہوتا تھا: "عزیزی ظہیر احمد خان والد ماجد عزیزی حماد احمد خان" ہم نے کہا: "یہ کیا؟" کہنے لگے: "اسے احساس دلانا چاہتا ہوں کہ وہ بھی باپ ہے اس لئے اسے باپ کے جذبات کا خیال رکھنا آنا چاہئے۔

دو چار برس پہلے کی بات ہے عزیزی ظہیر احمد خان سے اچانک ملاقات ہو گئی۔ حضرت نے نہایت بھونڈی داڑھی چھوڑ رکھی تھی ہم نے کہا: "بیٹے! یہ ریش طرازی تمہارا ذاتی معاملہ ہے مگر ہمیں اتنا یقین ہے کہ تمہارا باپ تمہیں اس حال میں دیکھتا تو خوش نہ ہوتا!" ظہیر کی آنکھیں گیلی ہو گئیں۔ اسے باپ کی نفاست یاد آئی ہو گی۔

ہمارے شاگرد اور دوست عزیزم ڈاکٹر عنایت اللہ منگلا نے جو اقتصادیات کے پی ایچ ڈی اور گولڈ میڈلسٹ ہیں' ہم سے خواہش کی کہ ہم عزیزی عائشہ نصیر کے رشتہ کی تحریک کریں۔ ہم چونکہ دونوں گھروں کو جانتے تھے ہم نے موقع جان کر یہ تحریک کر دی۔ نصیر صاحب یکدم خاموش ہو گئے! اتنا خاموش ہم نے انہیں کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ہم نے پوچھا کیا بات ہے! کہنے لگے: آج مجھے احساس ہوا ہے کہ میری ایک بیٹی بھی ہے جسے مجھے بیاہنا بھی ہے! ورنہ میری آنکھوں میں تو وہ ایک معصوم سی بچی ہے! عاشی کا اور منگلا کا رشتہ ہو گیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونو گھر بار سے خوش اور صاحب اولاد ہیں مگر نصیر صاحب کی خاموشی ہمیں نہ بھولی!

نصیر صاحب کا ذکر تو ایک پیارے دوست کا ذکر ہے کیسے ختم ہو؟ جب قدرت نے ہی وہ رشتہ اچانک توڑ دیا تو ہم اسے کیسے دراز تر کر لیں؟

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور احمد مربی سلسلہ

انسانی فطرت کی ایک مشترک صلاحیت

اگر انسانی زندگی کا تجزیہ کیا جائے۔ تو پتہ لگتا ہے کہ ہر انسان کے اندر خدا تعالیٰ نے ایک خاص قسم کی صلاحیت رکھی ہے۔ حتیٰ کہ جب ایک بچہ پروان چڑھ رہا ہوتا ہے اور تدریجاً نشوونما پا رہا ہوتا ہے۔ اس میں بھی ہم یہ بات مشاہدہ کرتے ہیں ہر بچہ اپنے ماحول کو اپنانے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔ اور پھر اس کی زندگی میں ایک Stage بھی آتی ہے کہ وہ اپنے اردگرد موجود افراد یا ماحول کی پوری پوری نقل اتارنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ گویا یہ ایک عام اصول ہے کہ ہر شخص دوسرے میں موجود نئی بات یا نئے فعل سے لازماً متاثر ہوتا ہے اور پھر اس کو اپنانے کی ہر ممکن کوشش بھی کرتا ہے۔

اب جہاں تک تمام نسل انسانی کا تعلق ہے کسی جگہ بھی آپ کو ایک طرح کے لوگ نہیں ملیں گے کہ سارے اچھی باتوں سے ہی متاثر ہو رہے ہوں بلکہ بہت سارے ایسے ہوں گے جو کہ برے لوگوں کے جال میں پھنس کر برائیوں کا شکار ہو چکے ہوں گے اور آگے برائیوں کا پرچار کر رہے ہوں گے۔ پس معلوم ہوا کہ۔ دنیا میں دو قسم کے گروہ موجود ہیں۔ ایک گروہ وہ ہے جو ہمیشہ اچھی باتوں اور اچھے نمونہ کو اخذ کرتا ہے۔ ایسے لوگ ہمیشہ اچھائی کی نقل اتارتے ہیں۔ چنانچہ ان لوگوں کا قول بھی حسن سے آراستہ ہوتا ہے اور ان کا عمل بھی حسن سے متاثر ہوتا ہے اور اس سے حصہ لینے کی کوشش کرتا ہے اور اپنی ذات میں پیدا کرنے کی ہر ممکن جستجو کرتا ہے۔ چنانچہ یہ دونوں روپ آپ کو ہر جگہ دکھائی دیں گے۔ اچھے لوگوں کے ساتھ ساتھ برے بھی موجود نظر آئیں گے۔ لیکن جہاں تک فرق کا تعلق ہے کہ کون اچھا ہے؟ اور کون برا ہے؟ اس بات کا اندازہ آپ کو اس ماحول سے ہو گا جس ماحول کی اندرونی حالت اس امر کی نشاندھی کرتی ہے اور سب کے سامنے بھرپور عکاسی پیش کر رہی ہوتی ہے۔ جہاں اچھے لوگ ہوں گے وہاں لازماً اچھائی کی نقل کی جا رہی ہو گی اور جہاں برے لوگوں کی محفل لگی ہو گی وہاں لازمی بات ہے کہ برائیوں کا تذکرہ ہو رہا گا۔ پس ہر وہ شخص جو اچھی صحبت کو اختیار کرے گا۔ وہ ایسی محفل سے اچھا اثر لے کر اٹھے گا۔ اور جہاں ماحول گندہ ہو۔ ہر طرف بدی کا زور ہو۔ ایسے ماحول میں پروان چڑھنے والا کبھی بھی صحیح طور پر نشوونما نہیں پا سکتا۔ وہ لازماً کئی قسم کی بدعادتوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

جہاں تک نئی نسل کا تعلق ہے ان کے لئے بھی ماحول بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ اگر ایک بچہ کو گھر میں اور سوسائٹی میں اچھے اور سازگار حالات ملیں تو ایسا بچہ لازماً بہتر نشوونما پائے گا۔ اگر گھر کا ماحول گندہ ہے یا معاشرے میں کئی قسم کی برائیاں پیدا ہو چکی ہیں تو ایسے معاشرے میں پیدا ہونے والا ہر بچہ بھی ان برائیوں سے حصہ لے گا۔ جو کہ وقت کے ساتھ ساتھ ماحول نے اس کو دیں۔ اور بچہ تو ویسے بھی ہر عمل میں بڑوں کی پوری پوری نقالی کی کوشش کرتا ہے۔ بچپن کی عمر ایسی ہوتی ہے کہ اس میں بچہ اردگرد کے ماحول کو بہت حساس انداز سے دیکھتا ہے اور اس کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔ پس اگر ماحول اچھا ہو گا تو بچہ میں بھی اچھی عادتیں جنم لیں گی لیکن اگر ماحول گندہ ہو گا تو بچہ بھی کئی قسم کی برائیوں کا شکار ہو جائے گا۔ اس لئے اگر ہم آئندہ نسلوں کی بہتر تربیت چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے گھروں کو اور معاشرے کو ہر قسم کی برائیوں سے پوری طرح پاک اور صاف کرنا ہو گا۔

یہ حقیقت ہے کہ اگر ایک شخص کسی اچھی بات سے متاثر ہوا ہے اور اس کو اپنی زندگی میں پیدا کیا ہے تو نتائج لازماً مثبت شکل میں سامنے آئیں گے لیکن اگر برے کام میں دلچسپی محسوس کی جا رہی ہے تو خواہ زندگی میں پیدا نہ بھی کیا جائے وہ از خود طبیعت کا مزاج بننا شروع ہو جاتا ہے۔ اور پھر ایک ایسی گھڑی بھی آتی ہے کہ جب انسان کو احساس تک نہیں رہتا کہ میں جس کام کی طرف قدم بڑھا رہا ہوں وہ برا ہے؟ یا کہ اس کے نتیجہ میں مجھے کوئی فائدہ حاصل ہو گا؟ پس عمدہ فعل اچھی تبدیلی پیدا کر کے انسان کا رخ ہمیشہ ترقی اور بلندی کی طرف کرتا ہے۔ جبکہ بری بات اور برا عمل انسان کو برائیوں کا شکار کر کے زوال کا موجب بنا دیتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ترقیات سے دوری پیدا ہونے لگتی ہے اور ہمیشہ انسان پستی کی طرف گرتا ہی چلا جاتا ہے۔

کسی بھی فرد، قوم یا ملک کی ترقی کے لئے یہ اصول بنیادی اہمیت رکھتا ہے کہ ہمیشہ ترقی یافتہ لوگوں کے حالات کو اپنایا جائے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ جب بھی کسی قوم نے ترقی یافتہ قوموں کے نمونہ کو اپنے اندر پیدا کیا ہے۔ پس جہاں تک ترقیات کا تعلق ہے اعلیٰ نمونہ ہمیشہ بنیادی فریضہ رہا ہے۔ اعلیٰ اصولوں کی قدر کرنا اور ان کو اپنے اندر پیدا کرنا انسان کی ایک ایسی عمدہ خصلت ہے جس نے انسان کو بلندیوں سے ہمکنار کیا ہے اور ہمیشہ ترقیات عطا کی ہیں۔ اسی طرح اگر ہم روحانی دنیا کا تجزیہ کریں تو جہاں بھی ایسی ہی کیفیت سامنے آتی ہے کہ وہی شخص روحانیت میں اعلیٰ مراتب طے کر سکتا ہے جو گزرے ہوئے ان بزرگوں کا نمونہ اپنے اندر پیدا کر لے جنہوں نے روحانیت میں اعلیٰ مقامات حاصل کیے ہیں۔

چنانچہ آنحضرت ﷺ جن کا رتبہ تمام باقی انبیاء سے بالاتر تھا۔ جنہوں نے پاکیزہ لوگوں کو بھی پاکیزہ بنایا اور متقیوں کو مزید تقویٰ سکھلایا آپ نے بھی روحانی ترقی کے لئے اسی امر پر زور دیا کہ صالحین کی صحبت اختیار کرو کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان کے اندر ایک پاکیزہ تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور اس صحبت کے نتیجہ میں انسان کو خدا کا عرفان حاصل ہوتا ہے۔

پس یہ بہت ہی ضروری ہے کہ ہم اپنے لئے اور آئندہ آنے والوں کے لئے ماحول کو پاک صاف کرتے رہیں کیونکہ انہوں نے اپنے سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کے نقش قدم پر ہی قدم رکھنے ہیں۔ اگر پہلوں کا عمل درست نہیں ہو گا بعد میں آنے والوں سے کس طرح توقع رکھی جا سکتی ہے کہ وہ درست راہوں پر قدم رکھیں گے۔ وہ بھی لازماً اپنے سے پہلوں کی نقل کریں گے اور بدیوں کے گرداب میں پھنس جائیں گے۔ پس ماحول کو درست کرنا بہت ہی ضروری ہے۔ لیکن اگر پھر بھی کچھ برائیاں باوجود پوری کوشش کے باقی رہ جائیں۔ تو آئندہ آنے والوں کو چاہئے کہ وہ ان کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فطرت انسانی میں جو سوانگ بھرنے کی یعنی نمونہ پکڑنے کی صلاحیت ودیعت کی ہے۔ اس کے مثبت پہلو کی طرف ہمیشہ توجہ دیں اور منفی اثر سے اپنے آپ کو پاک رکھنے کی کوشش کریں۔

بقیہ صفحہ ۳

عیسائیوں نے مسلمانوں کے ملک پر قبضہ جمانا شروع کیا۔ اور وہ بڑھتے بڑھتے غرناطہ کی دیواروں تک آپہنچے مگر مسلمان پھر بھی بیدار نہ ہوئے اور وہ اپنے عیش میں اس طرح مست رہے کہ گویا شہر کے باہر فوج نہیں بارات پڑی ہے۔ آخر انہوں نے اپنا وطن ترک کرنے کی ٹھانی اور افریقہ جانا چاہا۔ مگر عیسائی انہیں کب واپس جانے دیتے تھے انہوں نے وہ جہاز ڈبو دیئے جن میں خود عیسائی بادشاہ کی اجازت سے مسلمانوں نے اسلامی لٹریچر کی کتابیں بھری تھیں اور اس طرح سپین سے اسلام اور مسلمانوں کا نام تک مٹا دیا اسی طرح ہندوستان میں بھی عیسائی مسوں نے مسلمانوں کے گھروں میں جا جا کر کئی عورتوں کو عیسائی بنا لیا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ مسلمان اب بھی ایسے پادریوں کے سکولوں میں اپنی لڑکیاں داخل کرتے ہیں جہاں پڑھانے والی عیسائی عورتیں ہوتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ لڑکیاں خود مذہب سے بیزار ہو جاتی ہیں اور اسلام پر ہنسی اڑاتی ہیں سوائے ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ چاہے

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عورتوں کے متعلق بھی پہلے تحقیق کر لیا کرو کہ ان کا چال چلن کیسا ہے۔ اور جب تمہیں اطمینان ہو جائے تو پھر انہیں گھر میں آنے کی اجازت دو۔ اور یہی (ان کی عورتیں) سے مراد ہے۔ یعنی وہ عورتیں جو تمہارے گھروں میں آئیں ایسی دیکھی بھالی ہوں کہ گویا تمہاری اپنی ہی عزیز ہیں۔

ناصر فاؤنڈیشن کی طرف سے قرارداد تعزیت

ناصر فاؤنڈیشن کا یہ اجلاس متفقہ طور پر جناب چوہدری عبدالوحید سلیم صاحب ایڈووکیٹ کی وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور آپ کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔

آپ ناصر فاؤنڈیشن کے بانی ڈائریکٹروں میں شامل تھے۔ ناصر فاؤنڈیشن کے قواعد و ضوابط کی تیاری سے لے کر پہلے باقاعدہ اجلاس تک تمام قانونی امور کی نگرانی آپ کے سپرد تھی جسے آپ نے نہایت محنت اور اخلاص کے ساتھ نبھایا۔ ناصر فاؤنڈیشن کے اجلاسات میں بھی شرکت فرماتے۔ اپنی دیگر مصروفیات کے باعث اگر کبھی شامل نہ ہو پاتے تو بھی اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے۔ فاؤنڈیشن کے کام کے سلسلہ میں آپ نے ہمیشہ اپنی بہترین صلاحیتوں کا استعمال کیا اور جو کام آپ کے سپرد ہوا اس کی تکمیل تک چین سے نہ بیٹھے۔ ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اسے پر کرنا آسان نہ ہو گا۔

آپ نے ۱۹۵۸ء میں بی۔ اے آنرز

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی - حالات - واقعات - شخصیات - ــــــــــ نون سین

مسلمان ممالک / ناخواندگی

یونیسکو کی ایک حالیہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ دنیا کے ۷۰ فی صد بالغ افراد ناخواندہ ہیں جو ناخواندہ ہیں وہ زیادہ تر دنیا کے ۹ ممالک میں پائے جاتے ہیں اور ان ۹ ممالک میں سے ۷ ممالک ایسے ہیں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ ان ۹ ممالک میں بنگلہ دیش، برازیل، چین، مصر، ہندوستان، انڈونیشیا، میکسیکو، نائیجیریا، اور پاکستان شامل ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دنیا بھر میں جتنے بچے سکولوں سے باہر ہیں ان کی نصف تعداد ان ممالک میں پائی جاتی ہے۔ ان تمام ۹ ممالک کے سربراہان مملکت سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ نئی دہلی میں ایک اجلاس میں شریک ہو کر اس پر بات پر غور و فکر کریں کہ ان حالات کو کس طرح درست کیا جاسکتا ہے اور ناخواندگی کو کن اقدامات کے ساتھ ختم کیا جاسکتا ہے کیونکہ ناخواندگی سماجی اقتصادی فروغ کے لئے نہائت نقصان دہ ہے۔ اس کے علاوہ ان ممالک کی آبادی کے بہبود کے پروگرام بھی صحیح طور پر آگے نہیں بڑھائے جاسکتے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگر موجودہ حالات جاری رہے تو ان تمام ممالک کی آبادی جو اس وقت ۲۷۰۰ ملین ہے اور ساری دنیا کی نصف آبادی کے برابر ہے یہ ۳۲۶۵ ملین ۲۰۰۰ء تک ہو جائے گی۔ اور اسی نسبت سے ان کے ناخواندہ افراد میں بھی اضافہ ہو گا۔ رپورٹ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ان علاقوں میں تعلیم کو ترقی دی جانی چاہئے خاص طور خواتین کی تعلیم پر زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے۔ یو۔ این۔ ایف۔ ای۔ اے۔ کے ایگزیکٹو ڈائرکٹر ڈاکٹر نفیس صادق کا کہنا ہے کہ ایسے تمام اندازے جو بڑے ممالک میں لگائے گئے ہوں ان سے ایک نتیجہ آسانی سے اخذ کیا جا سکتا ہے کہ سب سے زیادہ ضرورت خواتین کی تعلیم کی ہے۔ اور ان کے ساتھ ان کے بچوں کی تعلیم اور صحت بھی ضروری امر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ اجلاس جو سربراہان حکومت کا دہلی میں ہونے والا ہے اس سے دو روز قبل ایک اور ابتدائی چوٹی میٹنگ ہو گی۔ جہاں مردوں اور عورتوں کے متعلق الگ الگ غور کیا جائے گا۔ یہ دیکھا جائے گا کہ مردوں اور عورتوں کی کہاں کہاں ایک دوسرے سے تعداد زیادہ ہے اور تعلیم میں یہ دونوں ایک دوسرے سے کتنا آگے یا پیچھے ہیں۔ اس ابتدائی چوٹی میٹنگ میں فنڈز اکٹھا کرنے پر بھی غور کیا جائے گا۔ یہ فنڈز نہ صرف حکومتیں مہیا کریں گی بلکہ چندہ دینے والے افراد بھی اس میں حصہ لیں گے۔ پاکستان میں بتایا گیا ہے کہ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اس اجلاس میں شرکت کرنے کے متعلق ابھی فیصلہ نہیں کر پائیں۔ زیادہ امکان اس بات کا ہے کہ چونکہ ہندوستان اور پاکستان کی کشمکش میں کمی نہیں ہوئی اور کشمیر کے موجودہ حالات کی وجہ سے کسی قدر زیادتی ہی ہوئی ہے اس لئے محترمہ بے نظیر اس میں شرکت نہیں کریں گی۔

فلسطین اسرائیل سمجھوتہ

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں تنظیم آزادی فلسطین اور اسرائیلی حکومت کے درمیان فلسطینیوں کو حق خود ارادیت دینے کے سلسلے میں معاہدہ طے پا چکا ہے۔ جب سے یہ معاہدہ طے پایا ہے دونوں طرف سے یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ جو لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں انہیں سمجھایا جائے کہ موجودہ حالات میں اس سے بہتر کچھ نہیں کیا جا سکتا تھا جن چھ فلسطینیوں پر اسرئیلی بندوقچیوں نے حملہ کیا تھا ان میں سے ایک اپنے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جان سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے یہ حملہ کرنے والے مغربی کنارے میں نو آباد کار تھے اور اس طرح مارے جانے والوں میں یہ تیسرا فلسطینی تھا۔ یعنی اس وقت سے لے کر اب تک جبکہ اسرائیل اور تنظیم آزادی فلسطین میں معاہدہ ہوا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے سلسلہ میں جس فلسطینی گروپ نے حصہ لیا اس نے اس بات کا مطالبہ کیا تھا کہ اسرائیلی حفاظتی دستے نو آباد کاروں کی زیادتیوں کو روکیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر یہ بات جاری رہی تو یہ معاہدہ آگے نہیں بڑھ سکے گا۔ یہ ساری باتیں معاہدے پر عمل درآمد ہونے کے صرف ایک ہفتہ پہلے ہوئی ہیں۔ بہرحال امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ وارن کرسٹوفر نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ ان کا شام کا دورہ کامیاب رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شام کو گفت و شنید پر آمادہ کرنے کے لئے یہ ایک بہت اچھا موقعہ ہے۔ یہ ایسا موقعہ ہے کہ اگر ایک دفعہ ہاتھ سے نکل گیا تو پھر آسانی سے ہاتھ نہیں آئے گا۔

انہوں نے کہا کہ میرا اس سارے معاملے میں کردار ایک رابطے کا سا ہے۔ میں شام اور اسرائیل کے درمیان ایک رابطے کے لئے یہاں آیا ہوں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ اس دورے پر ایک دفعہ پھر شام آئیں گے۔ اور یہاں سے پہلی دفعہ جا کر عمان میں گفت و شنید جاری رکھیں گے۔

پاک چین تعلقات

سوموار کے روز اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے نیشنل کمیٹی آف چائنیز پیپل کی پولیٹیکل مشاورتی کونسل کے چیئرمین نے کہا کہ پاکستان ہمارا ایک ایسا دوست ہے جو وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ زیادہ قریب آتا جاتا ہے۔ باوجود اس کے کہ حالات بدلتے رہے ہیں۔ پاکستان سے ہماری دوستی قائم رہی ہے چین کی لیڈر شپ اب اس بات تیار ہے کہ پاکستان کے ساتھ اپنے تعلقات کو مزید مضبوط کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور چین کے آپس کے تعلقات نہ صرف یہ کہ بنیادی طور پر مضبوط ہیں بلکہ ان کے آئندہ کے مواقع بھی خاصے روشن ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عالمی برادری سے ہمارے تعلقات کا راستہ کھولنے والے پاکستانی ہی تھے اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس طرح وہ ہمارے محسن بھی ہیں پاکستان اور چین کے تجربات بھی ایک جیسے ہیں اور ان تجربات سے دونوں ملکوں نے ایک ہی طرح کا فائدہ اٹھایا ہے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان اور چین کے مضبوط تعلقات ایک دوسرے کے ملک کے استحکام کا بھی باعث ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے تعلقات کی مضبوطی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ دونوں حکومتوں نے ایک لمبے عرصے تک اس بات کی طرف توجہ دی ہے۔

شام / گولان کی پہاڑیاں

شام کے ایک اخبار نے بتایا ہے کہ اسرائیل کی یہ پیش کش کہ وہ گولان کی پہاڑیوں سے اپنی توپوں کو چار اقساط میں واپس بلائے گا رد کر دی گئی ہے۔ انگریزی زبان کے اخبار سیریا ٹائمز نے کہا کہ امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ وارن کرسٹوفر دمشق میں اسرائیل کی طرف سے یہ پیش کش لائے تھے۔ لیکن جس طرح وہ پیش کش پہلے رد کی جا چکی ہے۔ اسی طرح اب بھی شام نے اسے ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ کہ شام کی طرف سے ان کا موقف منظور کر لیا جائے اور اسرائیل کی فوجیں بالاقساط نکالی جائیں یہ بات شام کے لئے قابل قبول نہیں ہے۔ جب تک اسرائیل ان فوجوں کا مکمل انخلاء نہیں کرتا اس وقت تک اس کے ساتھ کسی امن کے معاہدے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اخبار نے اس پیش کش کی مزید تفصیلات تو نہیں بتائیں لیکن تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ شام کو اس بات کا خدشہ ہے کہ امن قائم ہو جانے کے بعد اگر کسی وقت بھی اسرائیل اپنی باقی ماندہ فوجوں کو نکالنے سے انکار کر دے یا اس میں تاخیر ہو تو شام کے پاس اس کا کوئی علاج نہیں ہو گا۔ اخبار نے یہ بھی بتایا ہے کہ شام کا فیصلہ یہ ہے کہ جب تک اسرائیل یہ وعدہ نہ کرے کہ وہ گولان سے اپنی فوجیں واپس بلانے کے لئے تیار ہے اس وقت قیام امن کی گفت و شنید میں شام حصہ نہیں لے سکتا۔ شامی رہنماؤں نے کہا ہے کہ اگر کرسٹوفر یہ خبر لائیں اور ان کے پاس گارنٹی ہو کہ اسرائیل گولان پہاڑیوں سے اپنی ساری فوج واپس بلا لے گا۔ تو شام گفت و شنید میں شریک ہونے کے لئے تیار ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کرسٹوفر کی حافظ الاسد سے گفت و شنید ایک اچھا شگون ہے۔

الجیریا کے بنیاد پرست

الجیریا میں بنیاد پرست مسلمانوں اور حکومت کے درمیان جو جھگڑا چل رہا ہے اس نے اب یہ رخ اختیار کر لیا ہے کہ نہ صرف حکومت کی مخالفت کی جائے بلکہ بیرونی لوگوں پر بھی حملے شروع کئے جائیں۔ بنیاد پرستوں کے کئی کارکنوں کو موت کی سزا دی جا چکی ہے اور بجائے اس کے کہ یہ تحریک کمزور پڑتی ایسا لگتا ہے کہ اس تحریک کے کارکن پہلے سے بھی زیادہ جوش اور جذبے کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں الجیریا میں ایک روسی عورت کو اس لئے ہلاک کر دیا گیا کہ وہ بیرونی ملک کی باشندہ ہیں ایسا کیا جانا اس تحریک کا ایک نیا رخ ہے لیکن شائد اس تحریک نے اس بات کا اندازہ نہیں لگایا کہ ایسا کرنے سے وہ بیرونی ممالک کو بھی اپنی مخالفت اور الجیریا کی حکومت کی حمایت پر آمادہ کر دیں گے۔ اس میں تو کچھ شک نہیں

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ خلاصہ خطبہ صفحہ ۱

وجودوں کی نفی کر دیتے ہیں۔ یہ مضمون ایسا ہے جو ساری زندگی پر چھایا ہوا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض صوفیاء کا ذکر فرمایا جو ساری عمر یہی کہتے رہے کہ ہم تو (کوئی اور معبود نہیں) کے دائرے سے باہر نہیں نکلے کہ اللہ کے وجود کے اثبات تک پہنچ سکیں۔ ان کی یہ بات لوگوں کو اتنی بری لگی کہ ان پر کفر کے فتوے لگ گئے۔ اور بادشاہوں نے ایسے صوفیوں کو ایسا دعویٰ کرنے پر مروا دیا۔ جیسے حضرت سرمد کا واقعہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر حدیث میں آیا ہے کہ سب سے افضل دعا (تمام تعریفیں اللہ کے لئے) ہے۔ اس سے سورہ فاتحہ مراد ہے۔ نماز کی ہر رکعت میں اس کو جو پڑھنے کا حکم ہے اس سے یہی پتہ چلتا ہے کہ یہی سب سے اعلیٰ ہے۔ (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) یہ محض تعریف نہیں ہے۔ یہ ایسی تعریف ہے کہ جس کا انسانی تعلقات سے تعلق ہی نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حمد تو حقیقت میں ہے ہی اللہ کی۔ اور کسی کی حمد ہے ہی نہیں۔ سوائے اس کے کہ جو تو نے عطا کیا ہے جس میں تیری ذات جھلکتی ہے۔ ایک عارف باللہ دل کی گہرائیوں سے یہ کہتا ہے کہ اے اللہ تو ہی تو ہے اور میں تو کچھ بھی نہیں۔

ایک حدیث نبوی ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب بعض لوگوں نے باآواز بلند تکبیر کا ورد کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اپنی آوازوں میں میانہ روی اختیار کرو۔ تم نہ تو کسی بہرے سے مخاطب ہو اور نہ کسی ایسی ہستی سے جو دور ہے۔ وہ تو وہ ہے جو سب کی سنتا ہے اور جو ہر وقت قریب ہے۔ اسی لئے حضرت نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ نصیحت فرمائی کہ تم میں سے ایک اپنی آواز کو بلند کرے اور دوسرا دھیما کرے۔ یعنی موقع اور محل کے مطابق بات کی گئی ہے۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض اور احادیث بھی بیان فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرے ذکر کی مجالس لگاؤ۔ صبح کو بھی میرا ذکر کرو اور شام کو بھی میرا ذکر کرو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ذکر الٰہی کرنے والوں کی یہ اہم علامت بیان فرمائی کہ اگر تم کو اللہ سے سچا عشق ہے اگر تم اللہ کا سچا ذکر کرنے والے ہو تو یہ ہو نہیں سکتا کہ خدا تمہارا ذکر نہ کرے۔ اور اسے قبول نہ کرے۔ جو بھی اللہ کا سچا ذکر کرے گا اسے جواب ملے گا۔ تب اسے یہ یقین آئے گا کہ اس کا ذکر سچا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب بھی کوئی محض اللہ تعالیٰ کی محبت میں دوسرے سے ملنے کے لئے جاتا ہے تو ۷۰ ہزار فرشتے اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ کی محبت میں کوئی دوسرے سے تعلق باندھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے انسانوں سے اپنا تعلق قائم کرتا ہے۔ جب کوئی دوسرے سے محض اللہ کے لئے تعلق بڑھا دیتا ہے تو اللہ اس سے اپنا تعلق بڑھا دیتا ہے۔ یہ بہترین سودا ہے جو انسانوں کو اختیار کرنا چاہئے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم شیخ محمد حنیف صاحب سابق امیر جماعت کوئٹہ کے جنازہ غائب کا اعلان کرتے ہوئے ان کے اوصاف حسنہ کا ذکر فرمایا۔ اس کے علاوہ کوئٹہ کی ایک نیک اور خدا رسیدہ خاتون کبریٰ صاحبہ کے جنازہ غائب کا اعلان فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ خاتون بچپن میں ہمارے گھر رہیں۔ ان کو میری والدہ سے بڑا تعلق تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر دو وفات یافتگان کے لئے مغفرت کی دعا کرنے کی تحریک فرمائی۔

بقیہ صفحہ ۱

حلقہ بگوش تھے۔

حضور نے فرمایا کہ جلسہ پر ہمارے گھر میں آکر ٹھہرا کرتے تھے اور میرے گھر سے اور مجھ سے ان کا لمبا دیرینہ تعلق تھا۔ لیکن ایک مرحلے پر میں نے ایک کمیشن مقرر کیا اور اسے ہدایت کی کہ ہمارے آپس کے تعلقات سے قطع نظر یہ دیکھیں کہ جماعت کے جن افراد کے بارے میں ان کا ظن ہے وہ درست ہے یا نہیں۔ انہوں نے امامت سے گہرا عشق اپنے نیک والد سے ورثے میں پایا تھا۔

حضور نے فرمایا کہ ایسے نیک آدمیوں کی بریت کا سامان بھی اللہ تعالیٰ خود کرتا ہے۔ چنانچہ چند ہفتے قبل میری بچیوں نے گھر میں شیخ صاحب کا ذکر کیا اور ان کی محبتوں کا تذکرہ کیا۔ اس پر میں نے ان کو ایک خط لکھا کہ شاید آپ یہ سمجھتے ہوں کہ میرے اور آپ کے درمیان غلط فہمی کا ایک سایہ ہے۔ اور آپ سے دوری کا ایک پردہ سا آگیا ہے۔ مجھے آج بھی آپ سے اسی طرح مسلسل ذاتی محبت ہے۔ میری بچیوں کو بھی آپ سے اسی طرح محبت کا تعلق ہے اس پر ان کا اخلاص سے بھرا ہوا خط ملا اور ساری بات دور ہو گئی۔ جو لوگ پاک دل ہوں اور للہ محبت کرنے والے ہوں اللہ بھی ان سے محبت کا سلوک کرتا ہے۔ چنانچہ ان کے خط کے جواب میں میں نے پھر ایک اور خط ان کو لکھا جو کہ شاید ابھی راستے میں ہو گا کہ ان کی وفات کی خبر آگئی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ان کی تین بچیاں ابھی شادی کے قابل ہیں۔ ان کی آٹھ بچیاں ہیں۔ پانچ کی شادی ہو چکی ہے۔ اب جب ان کی وفات کی اطلاع ملی تو ان بچیوں کی شادی کے بارے میں بھی فکر مندی کا اظہار کیا گیا۔ میں نے کہا کہ پہلی بچیوں کی شادی بھی اللہ نے اپنے فضل سے کروائی ہے۔ باقی بچیوں کی بھی اللہ ہی کروائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے احباب جماعت سے فرمایا کہ اپنی دعاؤں میں اس بات کو بھی پیش نظر رکھیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ان کی بیوہ بھی بہت نیک اور خدا رسیدہ خاتون ہیں۔

نصرت جہاں اکیڈمی میں خواتین ٹیچرز کی ضرورت ہے

○ یکم جنوری ۹۴ء سے شروع ہونے والے تعلیمی سیشن کے لئے نصرت جہاں اکیڈمی میں انگریزی۔ تاریخ۔ جغرافیہ اور سائنس کے لئے خواتین ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ امیدواران کا کم از کم تعلیمی معیار بی۔اے / بی۔ایس۔سی ہونا ضروری ہے۔ متعلقہ مضامین کے ایم۔اے / ایم۔ایس۔سی امیدوار بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ اکیڈمی میں ذریعہ تعلیم چونکہ انگریزی ہے اس لئے امیدواروں کو انگریزی پر عبور حاصل ہونا چاہئے۔ اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں مع سابقہ اسناد وغیرہ ۲۶۔ دسمبر ۹۳ء تک خاکسار کو بھجوادیں۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) ربوہ)

بقیہ صفحہ ۵

کرنے کے بعد ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی۔ اور قانون کی پریکٹس کا آغاز کیا۔ آپ لاہور ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے سیکرٹری بھی منتخب ہوئے۔ نیز ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو کے مسلسل کئی سال ممبر رہے۔ لاہور ہائی کورٹ کی لائبریری کے لئے آپ نے بہت کام کیا۔ اور موجودہ لائبریری آپ کی کوششوں کی مرہون منت ہے۔ آپ انسانی حقوق کے ادارے کے سرگرم ممبر تھے اور اس سلسلہ میں آپ نے اہم خدمات سرانجام دیں۔

آپ جماعتی خدمات میں بھی پیش پیش رہتے تھے۔ آپ قضاء بورڈ کے رکن تھے۔ آپ کو قائمقام صدر قضاء بورڈ کے طور پر بھی خدمت بجالانے کا موقعہ ملا۔ آپ ۱۶ اور ۱۷ نومبر کی درمیانی رات دل کے اچانک دورے سے وفات پاگئے۔ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

ناصر فاؤنڈیشن کا یہ اجلاس آپ کی اہلیہ محترمہ۔ ان کے بیٹوں' بیٹیوں اور جملہ عزیز و اقارب سے دلی تعزیت اور گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

ہم ہیں ڈائریکٹران ناصر فاؤنڈیشن

بقیہ صفحہ ۶

کہ جو کچھ کسی ملک میں ہوتا ہے وہ اسی ملک کی ذمہ داری ہے لیکن اس بات کو بھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا کہ عالمی رائے عامہ بھی بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ مصر میں بھی بنیاد پرستوں نے نہ صرف حکومت پر بلکہ سیاحوں پر جو دوسرے ملکوں سے آتے ہیں حملے کئے ہیں اور اس طرح عالمی برادری کی حمایت حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ اب کئی ایک مسلم ممالک میں اس قسم کی تحریکیں پیدا ہو رہی ہیں اور زور پکڑ رہی ہیں یہ لوگ اسلامی حکومت چاہتے ہیں اور ہر لحاظ سے اپنے ملک کے معاشرے کو اسلامی معاشرہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جسے وہ اسلامی معاشرہ کہتے ہیں وہ واقعی اسلامی معاشرہ ہے یا نہیں۔ کیا اس میں رجعت پسندی اور بنیاد پرستی تو شامل نہیں یہی وہ بات ہے جو ان تحریکوں اور ان ممالک کی حکومتوں کے آپس میں جھگڑے کا باعث ہے۔ حکومتیں بھی کہتی ہیں کہ وہ اسلامی معاشرہ چاہتی ہیں۔ لیکن ان کے نظریے اور بنیاد پرستوں کے نظریئے میں زمین آسمان کا فرق ہے اور دونوں کی آپس میں نہیں بنتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۲- دسمبر- سردی میں اضافہ ہو رہا ہے- ربوہ کا درجہ حرارت
کم از کم ۷ درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ ۲۲ درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بھارت سے مذاکرات ہمیں مسئلہ کشمیر بین الاقوامی فورم پر اٹھانے سے نہیں روک سکتے- بامقصد مذاکرات کے لئے بھارت کو کشمیر میں ظلم و تشدد ختم کرنا ہو گا- انہوں نے کہا کہ ہم بھارت کو سلامتی کونسل کا مستقل رکن بنانے کی مخالفت کرتے رہیں گے- انہوں نے کہا کہ نیو ورلڈ آرڈر میں امن کو یقینی بنایا جائے تو اس سے کسی کو اس کے حق خود ارادیت سے محروم نہیں کیا جا سکتا- انہوں نے کہا کہ پاکستان اسرائیل کو اس وقت تک تسلیم نہیں کرے گا جب تک فلسطین میں امن کا عمل مکمل نہیں ہو جاتا- انہوں نے ترکی میں کی جانے والی اس پریس کانفرنس میں ایک بار پھر کہا کہ جب تک پاکستان کی سلامتی کو خطرہ ہے ایٹمی پروگرام بھی باقی رہے گا-

○ صدر مملکت کو آرمی کے خفیہ ادارے آئی ایس آئی نے بتایا ہے کہ کشمیر میں بڑھتے ہوئے دباؤ کے پیش نظر بھارت مہم جوئی کر سکتا ہے- صدر کو بتایا گیا ہے کہ بین الاقوامی' علاقائی اور خود بھارت کے داخلی حالات پاکستان کے خلاف بھارت کی جارحیت کے راستے میں حائل ہیں- آئی ایس آئی کی اس بریفنگ میں صدر کو بھارتی میزائیلوں کی تیاری اور سرحدوں پر تعیناتی کے بارے میں بھی بتایا گیا-

○ فار ایسٹرن اکنامک ریویو نے کہا ہے کہ پاکستان میں ایک بار پھر پارلیمانی تعطل دکھائی دے رہا ہے- اپوزیشن اصلاحات میں رکاوٹ ڈالنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت کو چاہئے کہ بھارت کے ساتھ مذاکرات سے انکار کرے اور اقوام متحدہ میں قرارداد پیش کرے- انہوں نے کہا کہ ٹھیک اس وقت جبکہ عالمی برادری مظلوم کشمیری عوام کی مدد کے لئے آگے بڑھنے کا فیصلہ کر چکی تھی حکومت نے قرارداد واپس لے لی- قرارداد واپس لیکر عملاً بھارت کی حمایت کی گئی جس کا مقصد کشمیریوں کے مزید قتل عام کا موقع فراہم کرنا ہے-

○ ضمنی انتخابات کے دوران ہنگاموں کے سلسلے میں نواز شریف' فیصل صالح حیات' ڈاکٹر عبدالقدیر اور آصف زرداری سے تحریری بیانات طلب کر لئے گئے ہیں- ان رہنماؤں سے کہا گیا ہے کہ وہ گواہوں کی فہرست بھی بھجوائیں انہیں جرح کے لئے بھی طلب کیا جا سکتا ہے- یہ کارروائی لاہور ہائی کورٹ کے ایک جج مسٹر جسٹس اعجاز نثار پر مشتمل یک رکنی ٹریبونل نے کی ہے-

○ کور کمانڈر سندھ جنرل نصیر اختر کی بھاوج ڈاکٹر نسرین پر اس وقت بم کا حملہ کیا گیا جب وہ اپنی گاڑی سے نکل کر چند منٹ ہوئے ہسپتال کے اندر گئی تھیں- بم کے اس دھماکے سے ہسپتال میں بھگدڑ مچ گئی لوگ کانوں پر ہاتھ رکھ کر جانیں بچانے دوڑ پڑے- ڈاکٹر نسرین کے گھر پہلے بھی دو مرتبہ بم دھماکے ہو چکے ہیں- اس ہسپتال کا نام نواز شریف سیکیورٹی ہسپتال ہے-

○ نصرت بھٹو اور مرتضیٰ بھٹو نے صلح کے لئے آنے والے ۱۹ ایلچیوں کو ٹکا سا جواب دے دیا ہے- خیال کیا جا رہا ہے کہ اب صدر لغاری صلح کروانے کی کوشش کریں گے- بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ میں عنقریب چیئرپرسن کے اختیارات واپس لے لوں گی بطور چیئرپرسن میں نے ہی اختیارات تفویض کئے تھے اس وقت میں نظر بند اور علیل تھی-

○ خصوصی عدالت نے حکم دیا ہے کہ مرتضیٰ بھٹو کو جیل میں اے کلاس قیدی کی تمام سہولتیں فراہم کی جائیں- اب مرتضیٰ کو جیل میں اپنا ٹی وی سیٹ رکھنے کی اجازت دے دی گئی ہے-

○ سندھ کی سرحد پر بھارت کی جنگی تیاریوں کی اطلاعات ملی ہیں کسی بھی وقت حملہ ہو سکتا ہے سرحد پار حفاظتی خندقوں کی کھدائی اور صفائی کا کام شروع کر دیا گیا ہے-

○ آزاد کشمیر کے صدر سردار سکندر حیات نے کہا ہے کہ وزیر اعظم سردار قیوم اپنی اصلاح کریں- ہم سب ایک کشتی کے سوار ہیں-

○ مقبوضہ کشمیر میں ۱۰- بھارتی فوجیوں سمیت ۳۵- افراد مارے گئے- بارہ مولا میں بھارتی فوج نے ۱۸- مکانوں اور دکانوں کو جلا ڈالا- کپواڑہ کے قریب رات بھر جاری رہنے والی لڑائی میں ۱۶- حریت پسند شہید ہو گئے-

○ مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ چیئرپرسن کے انتخاب کے بارے میں فیصلہ متنازعہ ہے- پارٹی میں پھوٹ پڑ سکتی ہے-

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ پریسلر کی پاکستان میں آمد پر میں انہیں "منافقانہ" ترمیم ختم کرنے کو کہوں گا- یہ منافقت کی بڑی مثال ہے- اگر یہ قانون پاکستان کے لئے اچھا ہے تو بھارت پر کیوں لاگو نہیں ہوتا- انہوں نے کہا کہ پاکستان میں انسانی حقوق کے حوالے سے آج بھی ناانصافیاں جاری ہیں-

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانے پیش کرتے رہے ہیں ● اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں
● عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں
یاد رکھیں

گولبازار ربوہ
رشید برادرز ٹینٹ سروس
نزد خورشید یونانی دواخانہ
پروپرائٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین
فون: دوکان: ۲۱۱۵۸۴ گھر: ۴۰۸

● لذیذ مٹھائیاں ● گرم چائے کے علاوہ ● مربہ جات سیب - گاجر - پیٹھا - آملہ مربہ اشرفی - کروندا مربہ
● ڈبل روٹی ● بند ● بسکٹ ● پیسٹری ● کیک ● کریم رول
● رس وغیرہ یہاں سے خرید فرمادیں-

نذیر سویٹ ہاؤس
اقصیٰ روڈ ربوہ

7 CURATIVE SMELLS
سات کیوریٹو خوشبویات

① Digest Curative Smell	۱- ڈائی جیسٹ کیوریٹو سمیل
② Emergency Curative Smell	۲- ایمرجنسی کیوریٹو سمیل
③ Fever Curative Smell	۳- فیور کیوریٹو سمیل
④ Flu Curative Smell	۴- فلو کیوریٹو سمیل
⑤ Heart Curative Smell	۵- ہارٹ کیوریٹو سمیل
⑥ Pains Curative Smell	۶- پینز کیوریٹو سمیل
⑦ Temper Curative Smell	۷- ٹیمپر کیوریٹو سمیل

قیمت فی سمیل 20 روپے مکمل پیکنگ خوبصورت پرس میں 150 روپے
تفصیلی لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں-
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ - پاکستان
فون سیلز: 211283 دفتر: 771 کلینک: 606

فوری ضرورت
ربوہ میں اور مضافات کالونیوں میں پلاٹس و مکانات کی فوری ضرورت ہے- ضرورتمند احباب رابطہ فرمائیں-
نیز واشنگ مشین و پنکھا فیکٹری ریٹ پر دستیاب ہیں-
نعیم ٹریڈرز اینڈ پراپرٹی سنٹر
پروپرائیٹر: نعیم الرحمن
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون آفس: ۲۱۱۹۳۰

پتہ